

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا حسن یا علی یا محمد یا فاطمة یا حسین

جب سکینہ کو لے شیر جری خیمہ شبیر گیا، ایک کھرام اٹھانہ کی جو گونجی یہ صدا

آعباس آ، شبیر نے دی یہ صدا

تم کو میں اجازت کیے دوں، تو ہے اماں زہرا کی دعا

کچھ پیل میں اہڑ جانے گا گھر، پیاسوں کی ہوگی تجھ پہ نظر، وہ پیل مجھ کو تڑپاتا ہے، تو ہے نبیب  
کی پاک ردا

لڑنے کا اذن نہ دینے میں، خالق کی رضا بھی شامل ہے، ورنہ تو طلاطم فوجوں کی، نہ روک  
سکے گی وارتیرا

نوحہ خواں: عباس بندے علی

شکر مولا

کلام: یاؤر عباس یوسفی

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا حسن یا علی یا محمد یا فاطمة یا حسین

معصوم ہے یہ اس کو کیا خبر، نہ لوٹ کے آئے گے عموں، کچھ پل کی خوشی ہے بچوں کو،  
ہاتھوں میں لئے خالی کوزا

اکبر کی جوانی تجھ سے ہے، اصغر کا تبسم تجھ سے ہے، ہے جان میری تجھ میں غازی،  
مر جاؤں گا جو تو نہ رہا

معصوم سکینہ کی خاطر، جانے کی اجازت پالی ہے، معصوم سکینہ تڑپے گی، عموں عموں کی  
دے کے صدا

جانا ہے ابھی درباروں میں، صحراؤں میں اغیاروں میں، نینب تنہا رہ جائے گی اس پل کی  
خاطر تو نہ جا

نوحہ خواں: عباس بندے علی

شکر مولا

کلام: یاؤر عباس یوسفی

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یا حسن یا علی یا محمد یا فاطمة یا حسین

جب شیر خدا کا شیر جری میدان کی جانب چلنے لگا، شبیر کمر تھامے بو لے گا زری کو کوئی رو کے  
زرا

ہر ایک شقی یہ کہتا تھا یہ کون ہے جو حیدر جیسا، ذروں میں قیامت برپا تھی پیغام لیے تھی  
باد صبا

بھائی تو کو ایک بار مجھے بے چین ہوں میں حسرت یہ لئے، دیدار کروں میں جی بھر کر، سینے  
سے لگ جا میرے بھرا

آیا نہ جری پر خون میں تر، گا زری کا علم لے کر یاؤر، شبیر تڑپ کر کہتے تھے، ایک بار زرا چہرہ تو  
دکھا

نوحہ خواں: عباس بندے علی

شکر مولا

کلام: یاؤر عباس یوسفی